الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین درج ذیل مسئلہ میں کہ پاکستان میں جو "اسلامی یا غیر سودی بنکاری" کے نام سے ایک نظام چل رہا ہے، اس سے استفادہ کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

واضح رہے کہ یہ بنک زیادہ تر مرابحہ، اجارہ، سلم اور استصناع وغیرہ تمویل (Finance) کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

المستفتی: عبداللہ کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر چہ سوال میں ذکر کردہ طریقہ ہائے تمویل (Modes of Finance) شرعاً اپنی جگہ درست ہیں، لیکن چونکہ وہ بہت سی شرعی شرائط کی پابند ہیں، جن کو اگر عملی اقدامات کے وقت نظر انداز کیا جائے، تو معاملہ شرعاً درست نہیں رہتا، اور دارالافتاء کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ ان طریقوں کی عملی تطبیق (Implementation) اپنی شرائط اور شرعی اصولوں کے ساتھ متعلقہ بنک میں ہورہی ہے یا نہیں، اس لئے اصولی جواب یہ ہے کہ اگر اسلامی یا غیر سودی بنک یا اس کے شعبہ اسلامی بنکاری کو اپنے سرمائے، حسابات اور نفع ونقصان کے لحاظ سے اس طرح الگ رکھا گیا ہے کہ اس شعبے کا نفع ونقصان سودی بنکاری کے شعبے سے کسی طرح متاثر نہیں ہوتا (یہ شرط ان بنکوں کے لئے ہے جن کی سودی شاخیں بھی ہیں)، اور مسلکہ طریقہ ہائے تمویل او سرمایہ کاری کی عملی تطبیق کسی مستند عالم دین کی نگرانی میں اس کی شرائط اور اصولِ شرعی کے مطابق ہورہی ہے، اور بنک ان کی ہدایات کو اپنے اوپر لازم سمجھتا ہے، اور ان پر پوری طرح عمل کرتا ہے، اور وہ مستند عالم دین ان تمام باتوں پر اطمینان کا اظہار بھی کرتے ہیں، تو اس صورت میں اس بنک میں سرمایہ کاری کرنا، کوئی اکاؤنٹ کھلوانا یا اس سے کوئی سہولت حاصل کرنا شرعاً جائز ہے، تاہم حالات چونکہ بدلتے ہیں، اور بنک کی صورتحال شرعی طور پر بدل سکتی ہے، اس لئے وقتاً فوقتاً نئی صورتحال کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہنا چاہئے۔ واللہ تعالی اعلم

الجواب صحیح

مفتی بجامعۃ دارالعلوم کراچی

یکم ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ

عصمت اللہ عصمہ اللہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

یکم ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ

۲۷ ستمبر ۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

مفتی بجامعۃ دارالعلوم کراچی

یکم ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ

۲۷ ستمبر ۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

[illegible]

۱۲/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف [illegible]

۱۲/۱۴۳۵